۱۵ رجب المرجب ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 120)

کونڈوں کی نیاز

- ”شدّاد“ کی جنت 5
- امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں 8
- مسلمان کو گالی دینا کیسا؟ 10
- کیا لعنت کرنا بھی گالی ہے؟ 12

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کُونڈوں کی نِیاز[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۲صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق اور محبت کی وجہ سے تین تین بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک پر حَق ہے کہ وہ اس کے اس دِن اور اس رات کے گناہ بخش دے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کُونڈوں کی نیاز

سُوال: کونڈوں کی نیاز کے بارے میں بتادیجئے کہ یہ کیا ہے؟

جواب: عوام کے اِیصالِ ثواب کے لیے جو کچھ پکایا جاتا ہے، اُسے "فاتحہ کا کھانا" کہتے ہیں اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے اِیصالِ ثواب کے لئے جو پکایا جاتا ہے اس کو اِحتراماً "نیاز" کہتے ہیں۔[3] اسے یوں سمجھیے کہ چھوٹا ہو تو اسے کہا جاتا ہے "بیٹھ جا" اور اگر بڑا ہو تو کہا جاتا ہے "تشریف رکھیے" حالانکہ بات ایک ہی ہے۔ اِیصالِ ثواب جائز ہے، اس میں کنفیوز ہونے والی کوئی بات نہیں۔ اِیصالِ ثواب کی ایک صورت "دُعائے مغفرت" کرنا بھی ہے جس کا ذِکر قرآنِ کریم میں

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۵ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۴۱ھ بمطابق 10 مارچ 2020 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... معجم کبیر، قیس بن عائذ ابو کاھل، ۱۸/ ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸۔

3 ...... صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِنھیں (یعنی اَولیائے کرام کو) اِیصالِ ثواب، نہایت مُوجبِ بَرَکات وَامرِ مُستَحَب ہے، اِسے عُرفاً بَراہِ اَدب نذر و نیاز کہتے ہیں، یہ نذرِ شرعی نہیں جیسے بادشاہ کو نذر دینا، اِن میں خصوصاً گیارھویں شریف کی فاتحہ نہایت عظیم برکت کی چیز ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۲۷۶، حصہ: ۱)

www.dawateislami.net

موجود ہے۔[1] اِس کے علاوہ فرض، واجب، سنَّتِ مؤکدہ، سنَّتِ غیر مؤکدہ اور نفل وغیرہ جو بھی نیکی ہے، جس پر ثواب ملتاہے وہ دوسروں کو اِیصالِ ثواب کرنا(یعنی اس کا ثواب پہنچانا) جائز ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اِیصالِ ثواب کے لیے مسلمانوں میں کونڈے رائج ہیں۔[2] کونڈوں کے رائج ہونے کی حکمت میں نے پڑھی نہیں ہے، البتّہ میرا تجربہ یہ ہے کہ کوری مٹی کے کونڈے جس پر پالش نہ ہوئی ہو، اس میں مَسام ہوتے ہیں، اس میں کھیر جمانے سے کھیر لذیذ ہوتی ہے۔ بعض کچن والے کوری مٹی کی چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھیر جما کر دیتے ہیں، جن پر پالش نہیں ہوئی ہوتی، ان میں تیار کی گئی کھیر بڑی Testy ہوتی ہے۔ اگر اسٹیل کے برتن میں جمائیں تو بِک وہ بھی جائے گی مگر اس کا ٹیسٹ وہ نہیں ہوتا جو کوری مٹی کے برتن میں ہوتا ہے۔ راہِ خدا میں دی جانے والی چیز، نیاز اور فاتحہ جتنی لذیذ چیز پر ہو گی اتنا ہی ثواب زیادہ ہو گا اور مسلمان کے دِل میں خوشی زیادہ ہو گی۔ کونڈوں کی نیاز جس نے شروع کی ہو گی وہ ان چیزوں کو سمجھتا ہو گا، پھر چلتے چلتے لوگ کونڈوں کی حکمت بھول گئے اور نام باقی رہ گیا ہے۔

اِسی طرح کوری مٹی کے کونڈے یا پیالے میں دہی بھی اچھی جمتی ہے اور لذیذ ہوتی ہے۔ آج کل اسٹیل کے برتن میں کچھ ڈال کر زبردستی دہی جما لیتے ہیں، اَلبتّہ دہی جمانے کا اصل طریقہ یہ ہے کہ دودھ کو گرم کریں، جب دودھ نیم گرم

---

1 ......اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿ وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۠(۱۰) ﴾ (پ۲۸، الحشر: ۱۰) (ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے)۔

2 ......صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ماہِ رَجب میں بعض جگہ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اِیصالِ ثواب کے لیے پوریوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں یہ بھی جائز مگر اس میں بھی اسی جگہ کھانے کی بعضوں نے پابندی کر رکھی ہے یہ بے جا پابندی ہے۔ اس کونڈے کے متعلق ایک کتاب بھی ہے جس کا نام "داستانِ عجیب" ہے، اس موقع پر بعض لوگ اس کو پڑھواتے ہیں اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں وہ نہ پڑھی جائے فاتحہ دِلا کر اِیصالِ ثواب کریں۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۶۴۳، حصہ: ۱۶)

www.dawateislami.net

رہ جائے تو اس میں تھوڑی سی دہی ڈال کر مٹی کے کورے کونڈے میں بغیر فریج کے دس بارہ گھنٹے کے لیے رکھ دیں اِنْ شَآءَ اللہ لذیذ دہی بن جائے گی۔ اگر لذیذ دہی نہ بنی تو آپ کے قصور سے نہیں بنی ہو گی۔ میرے اِس فارمولے کے مُطابق عمل کرنے سے کونڈے کی نیاز لذیذ بنے تو حضرتِ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اِیصالِ ثواب کے لیے ایک ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کیجیے۔

کونڈوں کی نیاز کرنے اور کھانے کا حکم

سُوال: کونڈوں کی نیاز کرنے اور اس پر آیاتِ مُبارَکہ پڑھنے سے وہ چیز حلال رہتی ہے یا حرام ہو جاتی ہے؟[1]

جواب: کونڈے میں جو بھی حلال غذا پکا کر کھائی جاتی ہے وہ حلال ہے، اسے حرام کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اس پر فاتحہ اور چند آیاتِ مُبارَکہ پڑھ کر حضرتِ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو اِیصالِ ثواب کیا جاتا ہے تو یہ کیوں حرام ہو گی! بکرا ذَبح کرتے ہیں تو اس پر بھی تو پڑھتے ہیں: یا اللہ! میری قربانی کو قبول فرما جس طرح تو نے ہمارے پیارے آقا، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قربانی قبول فرمائی اور حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا بھی ذِکر ہے کہ جس طرح حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی قربانی قبول فرمائی۔[2] بکرا ذَبح کر کے یہ دُعا پڑھنی ہوتی ہے، تو جس طرح بکرا سامنے ہو اور یہ دُعا پڑھنے سے بکرا حرام نہیں ہو جاتا اِسی طرح اگر کونڈا سامنے رکھ کر آیاتِ مُبارَکہ پڑھی جائیں تو وہ کھانا بھی حرام نہیں ہو گا۔ کسی کی سننے اور شیطان کے وَساوس میں آنے کے بجائے عُلَمائے اہلِ سنّت جو فرمائیں اس کے مُطابق عمل کریں گے تو منزل ملے گی اور حضرتِ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے قدموں تک پہنچیں گے۔ اگر اپنی عقل کے گھوڑے دوڑائیں گے تو ایسی ٹھوکر لگے گی کہ اُٹھ بھی نہیں سکیں گے۔

بہر حال! جس چیز کو شریعت نے منع نہیں کیا وہ جائز ہوتی ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

---

1 ......یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ......اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَام وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اے اللہ! تو مجھ سے (اس قربانی کو) قبول فرما جیسے تو نے اپنے خلیل ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور اپنے حبیب محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قبول فرمائی۔(بہارِ شریعت، ۳/ ۳۵۲، حصہ ۱۵)

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: ”فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ“ یعنی جس شے کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے یہاں بھی اچھی ہوتی ہے۔[1] اِس کی شرح میں میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه نے فرمایا: یہاں مسلمان سے مُراد اہلِ عِلم و تقویٰ یعنی متقی باعمل عُلَمائے کرام ہیں[2] جس چیز کو یہ اچھا سمجھیں وہ اچھی ہے، ورنہ لوگ تو سینما اور گناہوں بھرے ٹی وی کو بھی اچھا سمجھتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه کثیر عُلَما اور صُلَحا کونڈے کی نیاز کو اچھا سمجھتے، کھاتے اور کھلاتے چلے آئے ہیں۔ یہ آج کل کی بات اور دعوتِ اسلامی والوں کی اِیجاد نہیں ہے، میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے تب سے یہ دیکھ رہا ہوں، اسے ”کونڈوں کی نیاز“ کہا جاتا ہے اور ہم اپنی میمنی زبان میں اسے ”کھیر پوری“ بولتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه! یہ سِلسِلہ صَدیوں سے چلا آرہا ہے، اگر صَدیوں پُرانا نہ بھی ہو تب بھی ایسا کرنے میں حرج کیا ہے! جیسے ”صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد“ یہ نعرہ پہلے نہیں تھا، دعوتِ اسلامی نے یہ نعرہ لگانا شروع کیا ہے، چونکہ شریعت سے نہیں ٹکراتا، عُلَمائے کِرام بھی اس سے منع نہیں کرتے بلکہ اسے اچھا سمجھتے ہیں اور مسلمان بھی خوش ہو کر یہ نعرہ لگاتے ہوں گے یا کم از کم جواب دیتے ہوں گے، تو اِس طرح یہ ایک اچھی چیز مسلمانوں میں رائج ہو گئی ہے۔ جس نے اسے رائج کیا وہ ثواب کا حق دار ہے، جب تک لوگ اس پر عمل کرتے رہیں گے اس کو ثواب ملتا رہے گا۔ مسلم شریف کی حدیثِ پاک کی روشنی میں یہ مَدَنی پھول آپ کو دیا ہے۔[3] یوں ہی کونڈے کی نیاز ہو یا دیگ کی، پتیلے کی نیاز ہو یا پانی کی سب جائز ہے۔ امامِ عالی مقام، حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کے اِیصالِ ثواب کے لیے مسلمان پانی کی سبیل بھی تو لگاتے ہیں، تو جو صحیح اور جائز طریقے سے مسلمانوں کو پانی پلاتا ہے، یا اپنے ماں باپ وغیرہ کے اِیصالِ ثواب کی نیت سے

---

1 ......مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/۱۶، حدیث: ۳۶۰۰۔

2 ......فتاویٰ رضویہ، ۲۶/۵۱۶ ماخوذاً۔

3 ......حضرتِ سَیِّدُنا جریر بن عبدُ اللہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سے رِوایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے اِسلام میں کوئی اچھا طریقہ اِیجاد کیا تو اس کے لئے اس طریقے کو ایجاد کرنے کا ثواب ہو گا اور اس کے بعد جو لوگ اس طریقے پر عمل کریں گے ان کا ثواب بھی اس (ایجاد کرنے والے) کو ملے گا اور ان (عمل کرنے والوں) کے اپنے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہو گی۔

(مسلم، کتاب العلم، باب من سنّ سنة حسنة أو سيّئة... الخ، ص ۱۱۰۳، حدیث: ۶۸۰۰)

www.dawateislami.net

جہاں ضَرورت ہو وہاں کنواں کھدوا دیتا ہے یا ہینڈ پمپ لگوا دیتا ہے تو وہ ثواب کا حق دار ہے، مسلمان وہاں سے پانی پیتے رہے گے اور اس کے والدین کو ثواب ملتا رہے گا۔(1)

اپنی طرف سے جائز چیز کو ”ناجائز“ کہنا گناہ ہے

سُوال: یہ دیگوں میں نیاز تیار ہو رہی ہے، ہو سکتا ہے کہ دیگوں میں پک کر کونڈے میں آجائے، کھیر پر کچھ چِھڑکا بھی جا رہاہے کیا یہ بھی ضَروری ہے؟ (ویڈیو دکھا کر سُوال کیا گیا ہے)

جواب: ضَروری تو اِس میں کچھ بھی نہیں ہے، اگر کوئی اِس کا اِہتمام کرے تو جائز ہے، نہ کرے تو گناہ نہیں، مگر اسے ناجائز کہنا گناہ ہے۔ جب شریعت نے اسے گناہ نہیں کہا تو اور کون ہوتا ہے جو اسے ناجائز و گناہ کہے! پارہ 8 سورۃُ الاعراف کی آیت نمبر 31 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۳۱﴾﴾

(ترجمۂ کنزالایمان: اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں)۔

”شَدّاد“ کی جنت

سُوال: حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں ”شَدّاد“ نے جو جنَّت بنائی تھی، اس کا واقعہ بیان فرما دیجیے۔

جواب: قوم عاد کا مُورِثِ اعلیٰ (یعنی سب سے بڑا وہ پہلا شخص جس کا وِرثہ اس کی اَولاد کو ملے) عاد بن عوص بن اِرم بن نوح ہے، اس عاد کے بیٹوں میں ”شَدّاد“ بھی ہے، جو بڑی شان و شوکت کا بادشاہ ہوا ہے، اس نے اپنے وقت میں تمام بادشاہوں کو اپنے جھنڈے کے نیچے جمع کر کے سب کو اپنا مطیع و فرماں بردار بنالیا تھا۔ اس نے پیغمبروں کی زبان سے جنَّت کا ذِکر سُن کر بغاوت کی نیّت سے دُنیا میں جنَّت بنانی چاہی، اِس اِرادے سے اس نے ایک بہت بڑا شہر بنایا، جس کے محل سونے چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کیے گئے اور زَبَرجد اور یاقوت کے قیمتی پتھروں کے ستون ان کی عمارتوں میں نصب یعنی فٹ کیے گئے۔

---

1 ...... حضرتِ سَیِّدُنا سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری والدہ انتقال کر گئی ہیں کون سا صدقہ افضل ہے؟ اِرشاد فرمایا: پانی۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کنواں کھدوایا اور فرمایا: ”هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ“ یعنی یہ سعد کی ماں کے لئے ہے۔

(ابو داود، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، ۲/۱۸۰، حدیث: ۱۶۸۱)

www.dawateislami.net

مکانوں میں ایسے فرش بنائے گئے کہ سنگریزوں یعنی پتھر کے کنکروں کی جگہ قیمتی موتی بچھائے گئے، ہر محل کے گرد جواہرات سے پُر نہریں جاری کی گئیں، قسم قسم کے دَرخت سائے کے لیے لگائے گئے، اَلغرض اس باغی و سرکش نے اپنے خیال سے جنَّت کی تمام چیزیں اور ہر قسم کی عیش و عشرت کے سامان اس شہر میں جمع کر دیئے۔ جب شہر مکمل ہوا تو "شَدّاد بادشاہ" اپنے اعیانِ سلطنت یعنی وُزرا اور دَرباری لوگوں کے ساتھ اپنی بنائی ہوئی جنَّت کی طرف روانہ ہوا، جب ایک منزل کا فاصلہ باقی رہ گیا تو آسمان سے ایک خوفناک آواز آئی جس سے اللہ پاک نے "شَدّاد" اور اس کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور وہ مَر گئے اور وہ اپنی بنوائی ہوئی جنَّت کو دیکھ بھی نہ سکا۔[1] اللہ، اللہ کیسی عبرت ہے!

سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملائے بغیر رُکوع میں چلے جانے کا حکم

سُوال: اگر کوئی سنَّتِ غیر موکدہ کی تیسری یا چوتھی رَکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت نہ ملائے اور رُکوع میں چلا جائے تو کیا نماز ہو گی یا سجدہ سہو کرنا ہو گا؟ (فضیل عطاری۔ بنگلہ دیش)

جواب: سورۂ فاتحہ پڑھی ہے مگر سورت ملانا بھول گئے تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی اور اگر جان بوجھ کر سورت نہیں ملائی تو پھر نماز دوبارہ پڑھنا واجِب ہو گا۔[2]

جھوٹے بہانے بنانا کیسا؟

سُوال: جھوٹ بولنے اور بہانہ بنانے میں کیا فرق ہے؟ نیز بہانہ بنانا کیسا ہے؟

جواب: عام طور پر بہانہ جھوٹ کے معنیٰ میں لیا جاتا ہے، بہانہ جھوٹا بھی ہو سکتا ہے اور سچّا بھی۔ اگر بہانہ جھوٹ پر مشتمل ہے تو ظاہر ہے جھوٹ ہے اور جھوٹ گناہ ہے، مثلاً کسی سے پوچھا: آپ دیر سے کیوں آئے؟ اُس نے کہا: "میری ماں کی طبیعت خراب تھی تو انہوں نے مجھے روک لیا تھا کہ بیٹا پاؤں دبا دو۔" اب اگر ماں کی طبیعت خراب نہیں تھی اور نہ

---

1 ......خزائن العرفان، پ ۳۰، الفجر، تحت الآیۃ: ۸، ص ۱۱۰۲ ماخوذاً۔

2 ......سورت ملانا بھول گیا، رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا تو نماز نہ ہو گی۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۵۴۵، حصہ: ۳)

www.dawateislami.net

ہی ماں نے پاؤں دبوانے کا کہا، اس نے ویسے ہی بول دیا تو اسے بہانہ کرنا کہتے ہیں۔ یا یہ کہا کہ ”ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے دیر ہوئی ہے“ حالانکہ ٹریفک جام نہیں تھی، یہ گھر سے نکلا ہی لیٹ تھا تو یہ اس نے جھوٹا بہانا کیا، ایسے بہانے گناہوں بھرے ہوتے ہیں۔ کسی نے کبھی ایسا کیا ہو تو توبہ کرے، اگر بندے کی حق تلفی والا جھوٹا بہانہ کیا ہو تو اس کی تلافی بھی کرنا ہو گا اور اس کا جو نقصان کیا وہ بھی ادا کرنا ہو گا۔

لوگوں کے دیکھنے کی وجہ سے نیک عمل نہ چھوڑیں

سُوال: کچھ اَعمال ایسے ہوتے ہیں جو دوسروں کے سامنے ہوتے ہیں یا دوسروں پر ظاہر ہو جاتے ہیں، اب ایسے اَعمال کرتے ہوئے لوگوں کے دیکھنے کا خیال آتا ہے، آپ سے عرض ہے کہ کوئی ایسا نسخہ عنایت فرما دیجیے کہ اس طرف سے توجہ ہٹا کر صرف اللہ پاک کے لیے عمل کرنے میں کامیابی مل جائے۔

جواب: واقعی بہت سارے اَعمال ایسے ہیں جو لوگوں کے سامنے ہی ہوتے ہیں، جیسے داڑھی رکھنا بھی ایک عمل ہے اور واجِب بھی ہے، اب یہ ظاہر ہے لوگوں سے چُھپ کر تو نہیں رکھ سکتے۔ بعض لوگ ہوشیاری کرتے، عقل کے گھوڑے دوڑاتے اور جھوٹے بہانے بناتے ہوئے کہتے ہیں کہ داڑھی ہمارے دِل میں ہے۔ حالانکہ دِل میں داڑھی ہونا ممکن ہی نہیں ہے، شریعت کا حکم تو چہرے پر داڑھی رکھنا ہے، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مُبارَک چہرے پر داڑھی رکھی ہے اور تم نے دِل میں کیسے رکھ لی! بہر حال آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں جو حکم دیا ہے وہ کرنا ہے۔

اِسی طرح نماز باجماعت مسجد میں جا کر ادا کرنی ہے، ظاہر ہے یہ بھی لوگوں سے چُھپ کر ادا کرنا ممکن نہیں ہے۔ یوں ہی حج بھی سب کے سامنے ہی ہوتا ہے۔ بہر حال! رِیا کا تو ہر ہر کام میں خیال آئے گا، نمازی کو بھی خیال آئے گا کہ لوگ بولیں گے یہ پکا نمازی ہے، جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے، پہلی صَف کا بڑا پابند ہے۔ اِس کا حل یہی ہے کہ رِیا کی طرف توجہ نہ دیں اور نہ ہی عمل چھوڑیں کہ رِیا کی وجہ سے عمل چھوڑنے کی بھی اِجازت نہیں ہے۔[1] عمل کو جاری رکھتے

---

1 ...... حضرتِ سَیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِرشاد فرماتے ہیں: لوگوں کے لئے عمل ترک کر دینا ریاکاری ہے اور لوگوں کے لئے عمل کرنا شرکِ (اصغر) ہے، جبکہ اخلاص یہ ہے کہ اللہ پاک تجھے ان دونوں چیزوں سے نجات عطا فرما دے۔

(الزواجر، الکبیرۃ الثانیۃ، الشرک الاصغر... الخ، ۱/۷۶)

www.dawateislami.net

ہوئے رِیا کا مُقابلہ کرنا ہے۔جب اپنی طبیعت رِیا کی نہ ہو تو پھر رِیا کا خیال آنے پر کوئی پکڑ بھی نہیں ہے۔رِیا کو دور کرتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ایک دِن آئے گا کہ رِیا دور ہو جائے گی۔

امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں

سُوال: امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں کچھ بتادیجیے کہ یہ کون تھے؟(شبیر علی)

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ والدہ کی طرف سے صِدِّیقی تھے یعنی حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اَولاد میں سے تھے اور والد کی طرف سے حسینی سید تھے، مولا علی اور بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی اَولاد میں سے تھے۔حضرتِ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نیک، پرہیز گار، آلِ رَسُول اور تابعی بزرگ تھے، دو صحابہ خادمِ نبی حضرتِ سَیِّدُنا اَنس بن مالک اور حضرتِ سَیِّدُنا سَہل بن سَعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی زیارت سے مشرف تھے۔(1) اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

جعفر صادق کا دامن مل گیا — ہاں یہ اِنعامِ شہِ اَبرار ہے
جعفر صادق کا صدقہ المدد — دُشمنوں نے مجھ سے کی یلغار ہے

امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والد کے مُرید و خلیفہ تھے

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پیر صاحب کا کیا نام تھا؟ نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خلافت کس نے عطا فرمائی؟(عبد المتین)

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والد حضرتِ سَیِّدُنا امام باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مُرید و خلیفہ تھے۔ہمارے شجرے میں ان کا سِلسلہ یوں چلا آرہا ہے کہ ان کے والدِ محترم "امام باقر" تھے، امام باقر کے والد صاحب "امام زینُ العابدین" تھے، امام زینُ العابدین کے والدِ ماجد "امامِ حسین" تھے اور امام حسین کے والدِ محترم "مولا مشکل کُشا، علی المرتضٰی" ہیں، رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

---

1 ......تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ الخامسۃ، جعفر بن علی...الخ، ۱/۱۲۵۔سیر اعلام النبلاء، الطبقۃ الخامسۃ من التابعین، ۶/۴۳۸-۴۳۹۔

www.dawateislami.net

(اِس موقع پر امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) پیر کی اِصطلاح تو ہمارے اِعتبار سے ہے ورنہ جس سے خلافت ملتی ہے وہ پیر ہی ہوتا ہے جیسے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں: پوری کائنات میں مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جیسا نہ کوئی پیر ہے اور نہ ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جیسا کوئی مُرید ہے۔[1] تو یہ خلافت اور مُرید کے سلسلے مولا مشکل کُشا، علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے چلتے ہوئے امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ تک پہنچے، تو اِس اِعتبار سے ان کے پیر صاحب امام باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کہلاتے ہیں۔

کسی کا پاجامہ ٹخنوں سے نیچے ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم

سُوال: کسی کا پاجامہ ٹخنوں سے نیچے ہو تو کیا اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی؟ (جنید)

جواب: اگر اِمامت کی دِیگر شَرائط پوری ہیں تو نماز ہو جائے گی کیونکہ ”ٹخنوں سے نیچے پاجامہ ہونا یہ مکروہِ تنزیہی ہے، البتہ اگر کوئی مَعَاذَ اللہ تکبر کی وجہ سے لٹکائے تو مکروہِ تحریمی ہے۔“[2] اگر کسی نے جان بوجھ کر بھی پاجامہ ٹخنوں سے نیچے رکھا یا سُستی کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے رہا تو بھی مکروہِ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ ہے، نماز ہو جائے گی۔ اگر کسی مسلمان کا پاجامہ ٹخنوں سے نیچے ہو تو خواہ مخواہ اسے گھسیٹ کر تکبر کی طرف نہ لے جائیں کہ یہ بدگمانی ہے۔ بعض اوقات پاجامہ خود بخود سرک کر ٹخنوں سے نیچے آجاتا ہے اور پتا بھی نہیں چلتا۔[3]

کسی بھی نیکی کا اِیصالِ ثواب ہو سکتا ہے

سُوال: پیارے باپا جان ہم بہن بھائیوں اور امّی نے مل کر امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اِیصالِ ثواب کے لیے

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۱/ ۳۲۶۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۶۴-۱۶۷ ملتقطاً۔

3 ...... رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلے گا روز قیامت اللہ پاک اس پر نظرِ رحمت نہ فرمائے گا۔ تو حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر میں اپنے تہبند کا خیال نہ رکھوں تو وہ ڈھیلا ہو کر لٹک جاتا ہے۔ تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی: لو کنت متخذاً خلیلاً، ۲/ ۵۲۰، حدیث: ۳۶۶۵)

www.dawateislami.net

1200 مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔(مَدَنی منّی کا سُوال)

جواب: مَاشَآءَ اللہ سب نے 1200 مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا۔ اِس سے یہ بھی پتا چلا کہ صِرف کونڈے کی نیاز سے ہی اِیصالِ ثواب کرنا ضَروری نہیں ہے، کسی بھی نیکی کا اِیصالِ ثواب ہو سکتا ہے۔ دُرُودِ پاک، کلمہ شریف، فرض نماز بلکہ زندگی بھر کی نیکیوں کا بھی اِیصالِ ثواب ہو سکتا ہے۔

مسلمان کو گالی دینا کیسا؟

سُوال: کیا مسلمان کو گالی دینا فسق ہے؟

جواب: جی ہاں مسلمان کو گالی دینا فسق اور اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی والا کام ہے۔ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ" یعنی مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔[1] گالی کی تعریف (Definition) بھی سُن لیجئے کہ گالی کیا ہوتی ہے! گالی کی تعریف یہ ہے کہ "ایسی بات کرنا جس سے کسی بھی اِنسان کی عزت خراب ہو۔"[2] آج کل یہ تصوُّر ہے کہ مَعَاذَ اللہ ماں بہن کی گالی دینا ہی گالی ہے حالانکہ یہی گالی نہیں ہے بلکہ ہر وہ بات جس سے کسی اِنسان کی عزت خراب ہو وہ بھی گالی ہے۔ گالی کی مثالیں "مِراٰۃُ المناجیح" میں کچھ اِس طرح ہیں جیسے کسی سے کہنا او کتّے، او سور، او گدھے یہ اَلفاظ گالی کے ہیں[3] اور مسلمان کو بغیر کسی شرعی وجہ کے گالی دینا سخت حرام ہے۔[4]

گالی دینے کی عادت کیسے ختم کی جائے؟

سُوال: جس کی گالی دینے کی عادت ہو تو وہ اپنی عادت کیسے ختم کرے؟

جواب: بعض لوگوں کی گالی دینے کی واقعی عادت ہوتی ہے، مُبالغۃً یوں کہیں کہ سَلام کی جگہ گالی دیتے ہیں حالانکہ مسلمان، مسلمان سے ملے تو سَلام کرے لیکن وہ گالی سے اِبتدا کرتے ہیں، بات بات پر گالی دیں گے، بَرتن کو گالی دیں

---

1 ...بخاری، کتاب الادب، باب ماینھی من السباب... الخ، ۴/۱۱۱، حدیث: ۶۰۴۴۔

2 ...ردالمحتار، کتاب الشھادات، مطلب شھد ا أن الدائن... الخ، ۱۱/۲۰۷۔

3 ...مراٰۃ المناجیح، ۵/۳۲۶۔

4 ...فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۱۲۷۔

www.dawateislami.net

گے، پیالے کو گالی دیں گے، ٹیبل کو گالی دیں گے، دَروازے کو گالی دیں گے، دَروازہ کھلنے میں تاخیر ہو گئی تو گالی دیں گے، یہاں تک کہ جانوروں گھوڑوں اور گدھوں کو گالیاں دیں گے۔ اگر ٹریفک جام ہو جائے تو مَعَاذَ الله گالیوں کی بوچھاڑ کر دیں گے۔ توبہ، اَسْتَغْفِرُ الله ایسے بندے بڑے بُرے بندے ہوتے ہیں، ان کو توبہ کرنا ضَروری ہے۔

گالی دینے کے نقصانات

گالی دینے کی عادت ختم کرنے کے لیے گالی کے نقصانات پر غور کریں مثلاً گالی ایک ایسا کام ہے جو الله و رَسُول عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی ہے اور الله و رَسُول عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی جہنم میں لے جاسکتی ہے۔ اگر الله پاک ناراض ہوا، ایک ہی گالی نے جہنم میں پہنچادیا تو کیا کریں گے! جی ہاں! جو ایک بھی گالی دے تو وہ جہنم کا حق دار ہے۔[1] مزید یہ کہ گالی دینے میں دِینی نقصان بھی ہوتا ہے کہ لوگوں کے دِلوں سے اِحترام اور ہمدردی کا جَذبہ ختم ہو جاتا ہے، جو گالیاں بکتا ہے کوئی بھی مہذب اور شریف آدمی اسے اچھا نہیں سمجھتا، گالیاں دینے والے سے لوگ کتراتے ہیں اور اسے مُنہ بھی نہیں لگاتے، گالی دینے سے اِنسان کی صَلاحیتیں بھی دَم توڑ جاتی ہیں، گالی دینے والے کی عزت لوگوں میں گِر جاتی ہے، گالی دینے والے کی زبان بھی گندی ہو جاتی ہے اور مُعاشرے میں اس کی بدنامی ہوتی ہے، لوگ اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ اچھا اور صحیح آدمی نہیں ہے، گالیاں بکتا ہے۔ گالی کی عادت نکالنے کے لیے اپنے غصّے پر قابو پانا سیکھیں، اکثر بندہ غصّے کی حالت میں گالی دیتا ہے لہٰذا غصّے کا علاج کرنا چاہیے۔ یوں ہی گالی کی عادت نکالنے کے لیے عِلم حاصِل کریں کہ بندہ جُوں جُوں عِلمِ دِین حاصِل کرتا جائے گا تُوں تُوں گالی کی قَباحتیں اور اس کے نقصانات کا عِلم ہو گا تو اس سے بچنے کی کوشش کرے گا۔ اپنے اندر خوفِ خُدا پیدا کریں، بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِم کے واقعات کا مُطالعہ کریں یہ حضرات کس قدر گالیوں سے اور بُرے اَلفاظ بولنے سے دور رہا کرتے تھے۔ بُرے دوستوں کی صحبت چھوڑ کر عاشقانِ رَسُول کی صحبت اِختیار کریں، سنّتیں سیکھنے سکھانے کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر کریں کہ اس سے اچھی صحبت ملے گی اور

---

1 ......مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۷۹، حدیث: ۶۵۷۹ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

گالیوں سے روک تھام ہو گی۔ کم بولنے کی عادت بنائیں چونکہ زبان کی غلطیوں کی اِبتدا فضول باتوں سے ہوتی ہے اور پھر بسا اوقات گالی تک نوبت پہنچ جاتی ہے، جو بولے گا ہی نہیں تو وہ گالی کیا دے گا! مسلمانوں کا اِحترام اپنے دِل میں پیدا کریں، جتنا ہو سکے مسلمانوں کی عزت کریں کہ بندہ جس کی عزت کرتا ہے اسے گالی نہیں دیتا۔ اگر کوئی لڑائی جھگڑا کرے یا اِس پر اُکسائے تو بھڑک اُٹھنے کے بجائے صبر سے کام لیں، زیادہ سے زیادہ دُرُودِ پاک پڑھنے کا معمول بنالیں کہ دُرُود شریف کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ زبان اور دِل کو اِیمان کی تازگی نصیب ہو گی اور زبان گالی سے رُکی رہے گی۔ گالی سے بچنے اور زبان کی حفاظت کے تعلق سے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے یہ رَسائل "خاموش شہزادہ، میٹھے بول، ایک چُپ سو سُکھ، جنَّت کی دو چابیاں" کا مُطالعہ کریں اِنْ شَآءَ اللہ گالی کی عادت نکالنے میں بڑی مدد ملے گی۔

کیا لعنت کرنا بھی گالی ہے؟

سُوال: کیا لعنت کرنا بھی گالی ہے؟

جواب: اگر کسی مسلمان کو لعنت کریں گے تو ظاہر ہے کہ اِس میں اُس کی تَذلیل ہے لہٰذا لعنت کرنا بھی گالی کی تعریف (Definition) میں آئے گا۔ البتّہ شیطان کو لعنتی کہنا گالی نہیں ہے۔[1]

❁❁❁

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۶/۴۵۰ ملخصاً۔ حضرت مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "فضائلِ دعا" میں ارشاد فرماتے ہیں: اصل یہ ہے کہ لعنت کرنا کسی پر ثواب نہیں اگر کوئی شخص دن بھر شیطان پر لعنت کرتا رہے، کیا فائدہ حاصل ہو! اس سے یہ بہتر ہے کہ اس قدر وقت ذکر و تلاوت و دُرُود میں صَرف کرے کہ ثوابِ عظیم ہاتھ آئے، اگر اس کام میں ہمارے لئے کچھ فائدہ ہوتا پروردگارِ عالَم ابلیس پر لعنت کرنے کا حکم دیتا، پس احتیاط اسی میں ہے کہ جس کے انجام سے اطلاع نہ ہو اس پر لعنت نہ کرے اگر وہ لائق لعنت کے ہے تو اس پر لعنت کہنے میں تضییعِ وقت ہے (یعنی وقت کو ضائع کرنا ہے) اور جو وہ لعنت کا مستحق نہیں تو گناہِ بے لذت۔ (فضائل دعا، ص۱۹۷ ماخوذاً)

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں	8
کُونڈوں کی نیاز	1	امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والد کے مُرید و خلیفہ تھے	8
کونڈوں کی نیاز کرنے اور کھانے کا حکم	3	کسی کا پاجامہ ٹخنوں سے نیچے ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم	9
اپنی طرف سے جائز چیز کو "ناجائز" کہنا گناہ ہے	5	کسی بھی نیکی کا ایصالِ ثواب ہو سکتا ہے	9
"شَدّاد" کی جنت	5	مسلمان کو گالی دینا کیسا؟	10
سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملائے بغیر رُکوع میں چلے جانے کا حکم	6	گالی دینے کی عادت کیسے ختم کی جائے؟	10
جھوٹے بہانے بنانا کیسا؟	6	گالی دینے کے نقصانات	11
لوگوں کے دیکھنے کی وجہ سے نیک عمل نہ چھوڑیں	7	کیا لعنت کرنا بھی گالی ؟	12

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفیٰ	مطبوعات
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	ضیاء القران پبلیکیشنز
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی
ابو داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۱ھ
مسند احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت
معجم کبیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
الزواجر عن اقتراف الکبائر	ابو العباس احمد بن محمد ابن حجر ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفۃ بیروت
فضائل دعا	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تذکرۃ الحفاظ	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
سیر اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''غور وفکر''** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

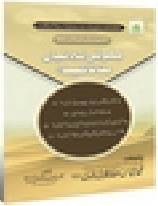

ISBN 978-969-631-642-8

0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net